اداریہ

عالمی یوم قدس

یعنی

صہیونیت سے برأت و بیزاری کا دن

امسال عالمی یوم قدس ۱۰ اپریل ۱۹۹۱ء کو ہو گا۔ یوم القدس ہر سال جمعۃ الوداع کے روز برپا کیا جاتا ہے۔

یوم قدس ان گرانقدر شہیدوں کے خون میں ڈوبے ہوئے پرجوش کارناموں کا دن ہے جو برسوں سے میدان جہاد میں غاصب بیت المقدس حکومت کے جلادوں کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنے خون سے اس مقدس سرزمین کی آبیاری کر رہے ہیں۔ یوم قدس ان طاقتور مشتوں کے بلند ہونے کا دن ہے جو آج روز سے مسلمانوں کے قبلہ اول کو غصب کرنے والی حکومت کی ناانصافی و [illegible] زبردستی [illegible] کا سامنا کرتے ہوئے مظلومی و تنہائی کے باوجود اپنے وطن کی آزادی کے لئے بین الاقوامی صہیونیت کے خلاف آج بھی برسرپیکار ہیں

اور امام خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کے ارشادات و بیانات کی وجہ سے اپنے اندر نئی طاقت محسوس کرتے ہیں اور عظیم الشان اسلامی انقلاب کی پیروی کرتے ہوئے رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو تمام دنیا پر ظاہر ہوتے [illegible] غاصب حکومت سے اپنی برأت و بیزاری کا اعلان کرتے ہیں اور امام خمینی کے اس جملے کو جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں:

یوم قدس، یوم اسلام ہے۔

مظلوم و دلیر اور فلسطینی قوم برسوں سے ظلم و ناانصافی کا شکار [illegible] چلی آرہی ہے اور ہر روز ظلم کے گرداب میں [illegible] بوجھ سے اس کے بازو بالکل ڈھیلے ہو چکے ہیں لیکن یہ

قوم بے گرفتہ نوجوانوں کی قربانی پیش کرتی چلی آرہی [illegible]
حالانکہ اب ظلم [illegible] سرحدوں سے گزر چکا [illegible]
فلسطینی عوام اس مدت کے دوران مسلسل حکومت اور [illegible]
کا مزہ چکھ چکے ہیں۔ انہیں رجعت پسند و سازش [illegible]
حکمرانوں اور شیطانوں کے سرغنہ امریکہ سے ظلم و بربریت [illegible]
اجتماعی قتل عام کے علاوہ اور کچھ نہیں حاصل ہوا ہے [illegible]
فلسطینی مظلوموں کی حمایت کا ڈھونگ رچانے والے [illegible]
حکمرانوں نے ان کے ساتھ ہمیشہ خیانت و سازش [illegible]
کام لیا ہے۔ فلسطینیوں کو اس حقیقت کا بخوبی اندازہ [illegible]
کہ دنیا کی کسی بین الاقوامی تنظیم یا عالمی طاقت نے ان [illegible]
مظلومیت و حقانیت کا دفاع نہیں کیا ہے۔ [illegible]

...کسی چھوٹے بڑے بادشاہ، شہزادہ، امیر یا کسی شیخ
...ستان کی طرف مدد کا ہاتھ نہیں بڑھایا ہے بلکہ عرب
اور اسلامی علاقوں کے حکمرانوں نے ہمیشہ اپنے آقاؤں
کی خواہش کے مطابق کام کیا ہے اور اگر کبھی اپنی شاہانہ
مصلحت اندیشی کی بنیاد پر کچھ حمایت بھی کی ہے تو وہ حمایت
فقط نام نہاد فلسطینی لیڈروں تک محدود رہی ہے اور
اس کا فلسطینی مجاہدوں اور جانبازوں سے کبھی کوئی واسطہ
نہیں رہا ہے۔ اور اکثر انتہائی حساس لمحات میں بھی ان
لوگوں نے اس جنگ زدہ اور بے سروسامان فلسطینی قوم کو
تنہا چھوڑ دیا ہے اور اس کی زخمی پشت میں پیچھے سے
خنجر گھونپ دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یوم قدس،
ایمان کی تجلی اور مشرکین و منافقین و صیہونیت سے
برائت و بیزاری کا دن ہے۔

فلسطین کی اس عظیم و بہادر قوم نے کسی کی امداد کے
بغیر غیر معمولی جنگ، مسلح غاصب اسرائیلی فوج کے خلاف
اپنی لڑائی جاری رکھی ہے اور اپنے نام نہاد لیڈروں کے
خفیہ و در پردہ معاہدہ کی قطعی پرواہ نہیں کی ہے۔ اور
اب ایک مدت کی تنہائی و بیکسی کے بعد فلسطینی قوم اپنی
آنکھوں سے دیکھ رہی ہے کہ ملت اسلامیہ ایران اس کی
بھرپور حمایت میں سرگرم ہے اور ان کی اسلامی تحریک
کو امام خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کی سرپرستی حاصل ہے
جن کا یہ نعرہ آج بھی عالمی فضا میں گونج رہا ہے کہ
"اسرائیل کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینا چاہیے۔" اور جس نے تمام
سچے فلسطینی مجاہدوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا: فلسطین
کی نجات کا راستہ ایمان پر بھروسہ رکھنے والے فی سبیل اللہ
مجاہدوں کی قربانیوں میں ہے۔ فلسطین کے جانباز نوجوان
اس بات کا مفہوم بخوبی سمجھتے ہیں کیونکہ انہیں اب کافی حد تک
ان کی اصل شناخت ہو چکی ہے اور وہ بخوبی جانتے ہیں کہ
نجات فلسطین کی ٹھیکیداری کا دم بھرنے والے نام نہاد
فلسطینی لیڈران فقط فلسطینی عوام کے نام پر سرخ و
سفید و سیاہ محلوں میں بھیک مانگتے پھر رہے ہیں اور

نجات فلسطین کی ٹھیکیداری کا دم بھرنے والے نام نہاد فلسطینی لیڈران فقط فلسطینی عوام کے نام پر سرخ و سفید و سیاہ محلوں میں بھیک مانگتے پھر رہے ہیں اور ان کی دوڑ فلسطینیوں کے قاتل شاہ حسین کے محل سے شروع ہوتی ہے اور خیانتکار انور سادات کے مقبرہ اور اس کے جانشین حسنی مبارک کے محل، شاہ حسین جیسے امریکی غلام کے محل اور عراقی حاکم کے محل تک جاتی ہے۔

ان کی دوڑ فلسطینیوں کے قاتل شاہ حسین کے محل سے
شروع ہوتی ہے اور خیانت کار انور سادات کے مقبرہ،
اس کے جانشین حسنی مبارک کے محل، شاہ حسین جیسے
امریکی غلام کے محل اور عراقی حاکم کے محل تک جاتی ہے۔
اور ان لوگوں میں ہرگز اتنی طاقت نہیں ہے کہ فلسطینی
جہاد کو جاری رکھ سکیں اور ان سے کسی جہاد کے جاری
رکھنے کی امید بھی نہیں کی جا سکتی ہے کیونکہ انہیں امریکی
غلام حکمرانوں کے رنگین دسترخوان پر لقمہ توڑنے کی عادت
سی ہو گئی ہے اور یہ کیسے ممکن ہے کہ عادت کے اسیر
چمچوں کے ساتھ ساتھ کا تختہ بھی رکھی جائے اور
صیہونیت کے خلاف جنگ و نبرد آزمائی بھی کی جائے۔

تحریک عظیم فلسطین جانتی ہے کہ غاصب اسرائیل کے
خلاف جدوجہد کے لئے لازمی ہے کہ امریکہ سے سخت
عداوت رکھی جائے اور امریکی غلام محلوں سے یہ کیسے
امید کی جا سکتی ہے کہ وہ امریکہ سے دشمنی رکھیں گے۔
یہی وجہ ہے کہ ساتھ کا تختہ والے فلسطینی لیڈران آج
امریکی غلام بادشاہوں اور شہزادوں کے محلوں میں
برسوں کی رفت و آمد کے بعد اور شاہ حسن و شاہ حسین
مبارک و صدام کی آغوش میں بیٹھنے کے بعد آج یہ اعلان
کر رہے ہیں کہ وہ بیت المقدس کے غاصبوں کو سرکاری
حیثیت سے تسلیم کرتے اور ان سے گفتگو کرنے کے
لئے تیار ہیں۔ وہ بد سرگوشیم آمادہ ہیں تاکہ صیہونیوں کے لیے
ان لوگوں کی محبت پیدا ہو جائے۔ ان نام نہاد فلسطینی
لیڈروں کی موجودہ راہ و روش میں اس قصہ کی یاد دلاتی ہے
کہ جب کچھ بھوکے اور خونخوار بھیڑیوں نے ایک علاقے
پر حملہ کیا تو ایک گدھا ان کے حملے سے اپنی جان محفوظ
رکھنے کے لئے بھاگ کے بھیڑیوں کی طرف یہ کہتے ہوئے
دوڑنے لگا:

"اے میرے بھائیو! میں آ گیا!"

لیکن ملت فلسطین نے خائن و غدار کو بخوبی پہچان